حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی

قسط (۳)

تحفۂ معراج کی اہمیت

اس مضمون کی پہلی اور دوسری قسط بالترتیب شمارہ نومبر، دسمبر ۹۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔ (ادارہ)

جھوٹی گواہی

آج کل مسلمانوں میں جھوٹی گواہی کا چلن عام ہے اور عموماً رشوت لے کر یا باہمی تعلقات کی بناء پر اپنے دوستوں، عزیزوں کے سستے مفادات کی خاطر جھوٹی گواہیاں دی جاتی ہیں ـــــ حالانکہ یہ انتہائی مہلک گناہ ہے ـــــ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ فراغتِ نماز کے بعد آپؐ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"عُدِلَت شهادة الزور الا شراك بالله"

"جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے"

یہ آپؐ نے تین بار فرمایا ـــــ پھر آپؐ نے سورۃ الحج کی آیت ۳۰۔ ۳۱ کے درج ذیل الفاظ پڑھے:

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ" (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

یعنی "بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ـــ صرف ایک اللہ کے ہو کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کر!"

جھوٹی گواہی کے مفاسد کے پیشِ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک کے ہم پلہ قرار دیا۔ آپؐ نے جس قدر غیظ و غضب کا اظہار اس گناہ کے ذکر پر کیا، کسی اور گناہ کے ذکر پر نہیں کیا ـــــ حتیٰ کہ فرمایا :

"لن تزول قدم شاهد الزور حتّٰی یوجب الله له النار"

(ابن ماجه، حاکم، عن عبد الله ابن عمرؓ)

"جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب نہ کر دیں گے"

طبرانی نے "اوسط" میں ذکر کیا ہے :

"انّ الطیر لتضرب بمناقیرها وتحرّك اذنابها من هول یوم القیامة وما یتکلّم به شاهد الزور ولا تفارق قدماه علی الارض حتّٰی یقذف به فی النار"

یعنی قیامت کی ہولناکی اور جھوٹی گواہی دینے والے کی گواہی (کے جرم) سے پرندوں کو بھی اتنی دہشت ہو گی کہ وہ اپنی چونچیں زمین پر ماریں گے۔ اور جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم زمین سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا!

بہتان تراشی

بہتان تراشی بھی اقسامِ کذب سے ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا" (النّسآء : ۱۱۲)

"اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے، لیکن اس سے کسی بے گناہ کو متہم کر دے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا"

تہمت لگانے والے کو دنیا و آخرت میں لعنت اور عذابِ عظیم کا مستحق قرار دیا گیا ہے ـــــ سورۃ النور میں ہے :

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ" (النّور : ۲۳)

"جو لوگ پرہیزگار اور (برے کاموں سے) بے خبر، ایماندار عورتوں پر بدکاری

کی تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔"

جھوٹی قسم اس کا صدور بھی زبان سے ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے:

"الکبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النّفس ويمين الغموس۔"

(بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ باب الکبائر وعلامات النّفاق)

"کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی، قتل نفس اور جھوٹی قسم۔"

"الیمین الغموس" (جھوٹی قسم) کی وضاحت اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"الاشراك بالله!" (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا)

اعرابی نے کہا: "ثمّ ماذا!" (پھر کون سا گناہ کبیرہ ہے؟)

آپؐ نے فرمایا: "الیمین الغموس" (جھوٹی قسم!)

اعرابی نے عرض کی: "وما الیمین الغموس؟" (الیمین الغموس کیا ہے؟)

آپؐ نے فرمایا: "الّذی یقتطع مال امرئ مسلم بیمین ھو فیھا کاذب۔"

(بخاری ومسلم)

یعنی ایسی جھوٹی قسم جس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا جائے۔

نیز حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر جمرتین کے درمیان یوں فرماتے سنا:

"من اقتطع مال اخیہ بیمین فاجرۃ فلیتبوّأ مقعدہ من النّار فلیبلّغ شاھدکم غائبکم مرّتین او ثلاثاً۔" (احمد، حاکم)

"جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہڑپ کیا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ تم میں سے جو موجود ہیں، وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ جملہ آپؐ نے دو تین مرتبہ ارشاد فرمایا!"

حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضؓ کی روایت میں اس بات کی مزید وضاحت

یوں ہے کہ :

"من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النّار وحرّم علیہ الجنّۃ قالوا وان کان شیئًا یسیراً یا رسولؐ اللہ فقال وان کان قضیبًا مّن اراك۔"

"جس شخص نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ واجب کر دیتے ہیں اور جنت کو اس پر حرام کر دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی، "اگرچہ وہ معمولی چیز ہو، اے اللہ کے رسولؐ؟" آپؐ نے فرمایا: "اگرچہ وہ پیلو کی شاخ ہی کیوں نہ ہو!"

چغل خوری یہ جھوٹ کی بدترین قسم ہے، جس کی وجہ سے دو آدمیوں کے درمیان تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر بات کی تحقیق کا حکم فرمایا تاکہ لوگ فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکیں :

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا ــــ الاٰیۃ" (الحجرات: ٦)

"ایمان والو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو!"

چغل خوری ایسی قبیح حرکت ہے کہ وہی شخص اس کا مرتکب ہوگا، جس کی سرشت میں خرابی ہوگی ـــــ بنا بریں محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا یدخل الجنّۃ نمّام وفی روایۃ قتّات" (متفق علیہ، عن حذیفہؓ بحوالہ مشکوٰۃ ص۴۱۱)

یعنی "چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

اللہ کریم نے نبی علیہ السلام کو ایسے شخص سے بچنے کی تاکید فرمائی :

"وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ ۝ ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیْمٍ" (القلم: ١٠-١١)

"کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آئیے، جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے ـــ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا، چغلیاں لیے پھرنے والا۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خیارُ عبادِ اللہ اذا رُءُوا ذُکِرَ اللہُ وشرارُ عبادِ اللہ المشّاؤن بالنّمیمۃ المفرّقون بین الاحبّۃ الحدایث" (مشکوٰۃ، باب حفظ اللّسان)

"اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جنھیں دیکھ کر اللہ یاد آئے، اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے ہیں"

ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کے بیان سے ظاہر ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"لا تنزل الرّحمۃ علیٰ قوم فیھم قاطعُ رَحِمٍ" (مشکوٰۃ باب البرّ والصّلۃ)

"جس قوم میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو، اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی"

نیز فرمایا:

"لا یدخل الجنّۃ قاطع" (ایضًا)

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس کے برعکس جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کروانے کو آپؐ نے نماز، روزہ اور صدقہ سے افضل قرار دیا ہے:

"الا اُخبرکم بافضل من درجۃ الصّیام والصّلوٰۃ والصّدقۃ قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات البین"

"آپؐ نے صحابہ کرام رضؓ سے ارشاد فرمایا" کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرامؓ نے کہا" کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! " آپؐ نے فرمایا" یہ باہم صلح کرانا ہے!"

غیبت اس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے ملاحظہ فرمائیں — آپؐ نے ایک دفعہ صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

"اتدرون ما الغیبۃ؟" — "آپ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟"

صحابہؓ کرام نے عرض کی،" اللہ ورسولہٗ اعلم!" "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں!"

"قال ذکرك اخاك بما یکرہ" فرمایا، اپنے بھائی کا یوں تذکرہ کرنا، جو اسے ناگوار گزرے!"

"قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول؟" — "کہا گیا، (اللہ کے رسولؐ) اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو؟"

"قال ان کان فیہ ما تقول فَقَدِ اغتبتہٗ وان لّم یکن فیہ ما تقول فقد بَہَتَّہٗ"

"آپؐ نے فرمایا: "اگر وہ برائی اس میں موجود ہوگی، جس کا آپ تذکرہ کریں گے تو یہ غیبت ہوگی، اور اگر وہ اس میں موجود نہ ہوگی تو گویا آپ نے یہ اس پر بہتان باندھا!" (صحیح مسلم، عن ابی ہریرۃؓ، بحوالہ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان)

بنا بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیبت کے گناہ کو زنا سے بھی خطرناک، سنگین اور بدتر قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الغیبۃ اشدّ من الزّنا قالوا یارسول اللہ وکیف الغیبۃ اشدّ من الزّنا قال انّ الرّجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وانّ صاحب الغیبۃ لا یغفر لہٗ حتّٰی یغفرھا لہٗ صاحبہٗ"

(بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ باب حفظ اللّسان)

"غیبت زنا سے بھی شدید ترین جرم ہے!" صحابہ کرامؓ نے وضاحت چاہی: "وہ کیسے (اللہ تعالیٰ کے رسول)؟" آپؐ نے فرمایا: "آدمی زنا کرتا ہے، پھر (اگر) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ لیکن غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوگا، جب تک وہ شخص اسے معاف نہ کر دے، جس کی غیبت کی گئی۔"

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں، ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ سخت بدبو پھیلی، آپؐ نے فرمایا:

"اتدرون ما ھٰذہ الرّیح؟" — "کیا آپ جانتے ہیں، یہ بدبو کیسی ہے؟"

پھر خود ہی فرمایا:

"ریح الذین یغتابون!" — "یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو غیبت کرتے ہیں!"

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتے ہیں، جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔ (ترغیب)

غور فرمایئے کہ جب ایمان کا ہی صفایا ہو گیا تو نیکی کے جملہ کام کیوں کر محفوظ رہ سکتے ہیں؟

اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن انسان کو اس کا اعمال نامہ کھلا ہُوا ملے گا اور اس میں کوئی نیکی نہ ہو گی۔ اس پر وہ فریاد کرے گا:

"یارب این حسناتی کذا وکذا لیست فی صحیفتی"

"اے پروردگار، میری فلاں فلاں نیکی کہاں گئی، وہ نامۂ اعمال میں تو موجود نہیں؟"

"فیقول محیت باغتیابك النّاس"

"اللہ رب العزت ارشاد فرمائیں گے، تیری یہ نیکیاں لوگوں کی غیبت کرنے کے سبب مٹا دی گئی ہیں" (ترغیب ۵۱۵/۳)

غیبت کرنے والوں کا منظر جو معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا، بڑا ہی عبرت ناک ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں، میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ سرخ تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے ہیں۔ اس پر میں نے جبریل امینؑ سے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا:

"ھٰؤلاء الّذین یأکلون لحوم النّاس ویقعون فی اعراضھم" (ابوداؤد)

"یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے (یعنی غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے"

جب کہ مسند احمد کی روایت میں ہے، غیبت کرنے والوں کو آپؐ نے اس حال میں دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے تھے۔

غیبت کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ غیبت زبان، ہاتھ، پاؤں اور آنکھ کے اشارہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ توہین کے طور پر اندھے، کانے، لنگڑے لولے اور پستہ قد کی نقل اتارنا بھی غیبت میں شامل ہے! — الغرض، زبان کی حفاظت کے سلسلہ کی ان تفاصیل سے، تحفۂ معراج کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایک نمازی بدنی طہارت سے مزیّن ہو کر ہی

[illegible] (جاری ہے)